

## اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ 50 پیس پوائنٹس کم کر کے 10 فیصد کر دیا

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے 18 اکتوبر 2012ء سے اپنا پالیسی ریٹ 10.5 فیصد سے 50 پیس پوائنٹس کم کر کے 10 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پالیسی ریٹ کم کرنے کا فیصلہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز نے آج کراچی میں گورنر اسٹیٹ بینک جناب یاسین انور کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں کیا۔

سیالپور کے نظام کے فریم ورک کو مضبوط کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بعض اقدامات کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے جن کی تفصیل علیحدہ علیحدہ جاری کی جا رہی ہے۔

مانیٹری پالیسی میں کہا گیا کہ ستمبر 2012ء سے گرائی میں مسلسل کمی، جس کے نتیجے میں یہ ستمبر 2012ء میں 8.8 فیصد پر آگئی، پہلے لگائے گئے تخمینوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی میں متوقع تیزی کے باوجود گرائی کی مجموعی صورتحال بہتر ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مالی سال 13ء کے گرائی کے ہدف 9.5 فیصد کے حصول کا امکان بڑھ گیا ہے۔ نیز یہ کہ نیکو سطح پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ گرائی ہوئی نئی سرمایہ کاری طلب کار گرائی پر اثر بلند مالیاتی قرض کے مقابلے میں زیادہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔

مانیٹری پالیسی کے مطابق گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک وسیع البیاد رجحان کی ابتدا ہے۔ دو ہندسی سال ہمال گرائی کی حامل ایشیا کی تعداد گذشتہ تین سال کے طویل مدتی اضافے کے بعد پچھلے چند ماہ میں کچھ کم ہوئی ہے، پہلے غذائی گروپ میں اور اب غیر غذائی گروپ میں بھی۔

مانیٹری پالیسی میں کہا گیا کہ قوزی گرائی (core inflation) کے 20 فیصد تراشیدہ اوسط (20 percent trimmed) پیمانے میں کمی، جو ستمبر 2012ء میں 10.4 فیصد تک پہنچ گیا، گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی سے سست تر ہے۔ اس سے حالیہ کچھ عرصے میں رہنے والی بلند گرائی کے عبوری اثر (inertial effect) کی وجہ سے گرائی کی توقعات جاری رہنے، اسٹیٹ بینک سے مالیاتی قرض گیری میں اضافے کے مجموعی رجحان اور شرح مبالغہ میں کمی کا پتہ چلتا ہے۔ گرائی میں حالیہ کمی کے ساتھ مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک سے 412 ارب روپے کے مالیاتی قرض کی واپسی سے قوزی گرائی مزید کم ہو سکتی ہے جس کے گرائی کی توقعات پر مفید اثرات ہوں گے۔ تاہم اس کا انحصار مالیاتی حکام کے آئندہ سہ ماہیوں میں اس رجحان کو برقرار رکھنے کے عزم پر ہوگا۔

اگست 2012ء میں پچھلی کی کا ذکر کرتے ہوئے مانیٹری پالیسی میں کہا گیا کہ پالیسی ریٹ میں 150 بی پی پوائنٹس کوئی کرنے کا ہنڈی دی نہیں منظر مہم ہوتی ہوئی گرائی کے ساتھ نئی کاروباری اداروں کو قرضوں کی کمزور نمونہ ہے۔

مانیٹری پالیسی میں کہا گیا کہ اس ماحول میں مانیٹری پالیسی میں کمی کی بھالی ضروری سمجھی گئی تاکہ نئی شعبے کے قرض لینے والوں کے رویے پر اثر انداز ہوا جائے اور جدید بینک اپلو سٹری (intermediary) کردار بہتر بنانے کی کوششوں میں تیزی لائیں۔ اس عمل کے مؤثر ہونے کے لیے متعدد دھواں کوڑ پر غور لانا ضروری ہے۔

ان میں نمایاں عوامل توانائی کی دستیابی میں واضح بہتری اور بینکاری نظام سے مالیاتی (fiscal) قرض کی ضروریات میں کمی شامل ہیں۔ توقع ہے کہ ڈال اندر کا عمل قرض کی طلب میں اضافے کو ممکن بنائے گا اور دیگر اندر نئی شعبے کو قرض کی فراہمی میں بہتری لانے میں مدد دے گا۔ اسٹیٹ بینک کے اقدام میں مزید مدد اس طرح مل سکتی ہے کہ متوقع تیزی برقی قوم ملک میں آئیں جن سے ادائیگی کے توازن کے حوالے سے درج پیش تشویش کم ہوگی اور ملکی قرض گیری پر مالیاتی دباؤ میں کمی خاصی آئے گی۔

اسٹیٹ بینک کا موجودہ مانیٹری پالیسی موقف وسیع تر سطح پر مالیاتی صورتحال میں بہتری توانائی کی بہتر دستیابی، اور برقی قوم میں اضافے کا اہمیت دینا رہے گا۔

مانیٹری پالیسی میں کہا گیا کہ برقی قوم کی کم آمدیاتیوں کے توازن کی صورتحال کو درپیش اہم چیلنج ہے۔ دوسری طرف، جاری حمایت کا برقی توازن مختصر ہے اور سکتا رہا ہے۔ درحقیقت مالی سال 13ء کے پہلے دو ماہ کے دوران اس میں 884 ملین ڈالر کی فاضل رقم آئی۔ اس کا ہنڈی دی سبب ترسیلات میں شامل درآمدی نمونہ ہے، جولائی اور اگست 2012ء کے دوران 12.5 ارب ڈالر آئے، نیز اگست 2012ء میں اتحادی سپورٹ فنڈز (CSF) کے 1.12 ارب ڈالر وصول ہونے سے درآمدات کی نمو توانائی کی قلت اور کمزور عالمی معیشت کی رکاوٹوں کی وجہ سے کم ہوئی۔ درآمدی نمونہ سست ہو گیا ہے اور اس میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں ہونے والا پیشتر اضافہ فزخوں کے اثرات کی بنا پر ہے۔

مانٹری پالیسی میں کہا گیا کہ اسٹیٹ بینک کو قرضوں کی واپسی حدودی بینکوں سے خاصے قرض کے ذریعے ممکن ہوئی تھی۔ اس مدد میں یکم جولائی 21۵ ستمبر مئی سال 13ء کے دوران 437 ارب روپے کا قرض لیا گیا۔ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے انتقال (liquidity injections) کی وجہ سے لاوارث مالی سال 13ء کی بجلی سرمایہ کے اخراج بڑھ کر 611.5 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

مانٹری پالیسی کے مطابق ممکن ہے کہ یہ مناسب صورت حال نہ ہو لیکن موجودہ حالات میں یہ ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاشی کسادبازاری سے نپٹنے کے لیے کچھ زرخیز د (base money) کی تخلیق ضروری ہے۔ دوسرے ذریعے یعنی بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کے جمع ہونے سے زرکی تخلیق بیرونی رقم کی کمزور آمد کے باعث مشکل ہے۔ اسی طرح ایس بی پی (ترمیمی) ایکٹ (2012ء) کے تحت ایک سال کے دوران اسٹیٹ بینک سے مالیاتی قرض گیری کے خالص بہاؤ کو کم از کم صفر پر رکھنا ضروری ہے۔

مانٹری پالیسی کے مطابق اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر مسلسل نظر رکھنا اور حدودی بینکوں سے اضافی قرض گیری کے منفی اثرات سے نپٹنے کے لیے جامع مالیاتی اصلاحات میں مزید تخریب کی جانی چاہیے۔ جن میں ٹیکس بنیا کو وسیع کرنا، غیر ضروری زراعات (subsidies) میں کمی اور جامع مالیاتی صورت حال (consolidated fiscal position) کو قابو میں رکھنے کے لیے وفاقی وصولیوں کے درمیان بہتر تعاون شامل ہیں۔ لیکن ضروری نہیں ہے کہ انہی نکات تک محدود رہا جائے۔

مانٹری پالیسی میں کہا گیا کہ مالیاتی خسارے کے حجم میں کمی اور خاصے قرض کی ضرورت بھی حدودی بینکوں کے روپے پر اثر انداز ہوگی۔ فی الوقت حدودی بینکوں کے لیے نئی شعبے کو نظر انداز کرتے ہوئے کسی خطرے کے بغیر حکومت کو قرض دینا آسان ہے۔ نئی شعبے کے کاروبار کے قرضوں میں سال ہمارا نمونہ سال 08ء کے 22.4 فیصد سے گرنے کی سال 12ء کے 4.7 فیصد رہ گئی ہے۔

مانٹری پالیسی میں کہا گیا کہ اگر فی ہفتی شرح سود کے ماحول میں اس حکمت عملی پر پھر غور کرنا ہوگا۔ حدودی بینکوں کو اپنے بنیادی وسائل کی کرداری طرف لوٹنے اور قابل قرضہ رقم نئی شعبے کو مہیا کرنے کے لیے اپنی کوششوں میں تیزی لانا ہوگی۔

مانٹری پالیسی کے مطابق نئی شعبے سرمایہ کاری اور دو۔ سلاطین مدت کی پائیدار اقتصادی موبھال کرنے کے لیے توانائی کے پورے شعبے کے انتظامی ڈھانچے کی مؤثر اصلاح ضروری ہے۔

☆☆☆☆